فَسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ

"تو پوچھ لیا کرو ان سے جو جانتے ہیں، اگر تم نہیں جانتے" (ترجمہ شیخ الہند)

فتاوی یسئلونک

دار الافتاء والارشاد

الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ

شمارہ 18 | جمعۃ المبارک 1 ذیقعدہ 1440ھ 5 جولائی 2019ء

خصوصی اشاعت

فضائل و مسائلِ حج

دارالافتاء والارشاد، الباقیات الصالحات فاؤنڈیشن رجسٹرڈ، فقہ اکیڈمی C-335 بلاک 1، گلستان جوہر، کراچی

سوال: ایک خاتون گروپ یا فیملی کے ساتھ حج کے لیے جاتی ہے اور طوافِ زیارت سے قبل نو یا دس تاریخ کو اسے شرعی عذر پیش آجاتا ہے، اب وہ طوافِ زیارت کیسے کرے گی؟ دو دن کے بعد فلائٹ ہے، اگر طواف کے لیے رکے تو فلائٹ و گروپ چھوٹنے کا خطرہ ہے۔ بعض لوگوں کا کہنا ہے کہ طوافِ زیارت کرلے اور دم دے دے تو طوافِ زیارت ہوجائے گا۔ پہلے بھی کچھ لوگ ایسی غلطی کرچکے ہیں، اب بھی کچھ اس کا ارادہ رکھتے ہیں۔ برائے مہربانی اس کا تفصیلی جواب عنایت فرمادیں کہ کیا ناپاکی کی حالت میں طواف زیارت کرکے دم دے دینا چاہیے یا اس کے لیے رک کر فلائٹ وگروپ کو چھوڑ دینا چاہیے یا کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اگر طواف زیارت سے قبل ایام حیض شروع ہو جائیں تو پاک ہونے کا انتظار کرنا چاہیے جب پاک ہو جائیں تو طواف زیارت کرکے حلال ہوجائیں، اس تاخیر پر کوئی دم نہیں، اس مقصد کے لیے فلائٹ یا گروپ چھوڑنا پڑے تو چھوڑ دیا جائے، حالت ناپاکی میں طواف نہ کیا جائے۔ البتہ اگر کوئی عورت حالت ناپاکی میں طواف کرکے حلال ہوجائے تو گناہ گار ہوگی اور اس جنایت کے بدلے ایک اونٹ یا گائے کی قربانی واجب ہوگی البتہ دم ادا کر دے تب بھی حج ادا ہوجائے گا۔

(الف) أما إذا كانت المرأة حائضا أو نفساء فطهرت بعد مضى أيام النحر فلا شىء عليها وهذا إذا حاضت من قبل أيام النحر (الجوهرة النيرة، كتاب الحج، باب الجنايات فى الحج)

(ب) (قال): وإذا قدمت المرأة مكة محرمة بالحج حائضا مضت على حجتها غير أنها لا تطوف بالبيت حتى تطهر لقوله - صلى الله عليه وسلم - لعائشة - رضى الله عنها - ((واصنعى جميع ما يصنعه الحاج غير أن لا تطوفى بالبيت))، فإذا طهرت بعد مضى أيام النحر طافت للزيارة ولا شىء عليها بهذا التأخير؛ لأنه كان بعذر الحيض وعليها طواف الصدر؛ لأنها طاهرة، وإن حاضت بعد ما طافت للزيارة يوم النحر فليس عليها طواف الصدر لما بينا من الرخصة الواردة للحائض فى ذلك (المبسوط للسرخسى، كتاب المناسك، باب الذى يفوته الحج، أهل الحاج صبيحة يوم النحر بحجة أخرى)

كما أن واجب الدم يتأدى بالشاة فى جميع المواضع إلا فى موضعين من طاف للزيارة جنبا أو حائضا أو نفساء، ومن جامع بعد الوقوف بعرفة قبل الطواف فإنه بدنة كذا فى الهداية وغيرها (البحر الرائق، كتاب الحج، باب الجنايات فى الحج)

سوال: مجھے یہ سوال پوچھنا ہے کہ احرام کی حالت میں ریشس سے بچنے کے لیے ایک ران کے اندرونی طرف کپڑا رکھ کر پٹی یا ٹیپ وغیرہ باندھ لی جائے تاکہ وہ دوسری سے مس ہو کر تکلیف نہ کرے، تو کیا ایسا کرنا جائز ہے؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ رفیق حج کے مطالعے کے دوران یہ بات سامنے آئی ہے کہ تمتع کے عمرے کے بعد حج سے پہلے دوسرے عمرے کو بعض فقہائے کرام نے جائز قرار نہیں دیا، کہ آپ اہل مکہ کے زمرے میں آجاتے ہیں اور اہل مکہ کو حج کے مہینوں میں عمرہ کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس حوالے سے کیا رہنمائی ہے کہ کیا ہم ایک ہی عمرہ کرکے حج کا انتظار کریں یا عمرہ کرسکتے ہیں؟

جواب: ۱۔ حالتِ احرام میں ران کے اندرونی حصے پر کپڑا رکھ کر کوئی پٹی وغیرہ باندھ لینا عذر کی بناء پر جائز ہے۔

۲۔ اکثر فقہاءؒ کے نزدیک راجح یہ ہے، متمتع عمرے کے بعد حج سے پہلے جتنے نفلی عمرے کرنا چاہے، کرسکتا ہے۔

معلم الحجاج میں ہے: ”متمتع ایک عمرے کے بعد دوسرا عمرہ کرسکتا ہے“۔ (معلم الحجاج ص256، مسائل تمتع، ادارۃ القرآن)

ولو عصب شيئا من جسده لعلة أو غير علة لا شىء عليه، لأنه غير ممنوع عن تغطية بدنه بغير المخيط، ويكره أن يفعل ذلك بغير عذر. (بدائع الصنائع، كتاب الحج، فصل محظورات الإحرام)

ويعتمر قبل الحج ما شاء وما فى اللباب، ولا يعتمر قبل الحج فغير صحيح لانه بناء على ان المكى ممنوع من العمرة المفردة وهو

خلاف مذهب اصحابنا جميعا لان العمرة جائزة فی جميع السنة بلا كراهية الا فی خمسة ايام لا فرق فی ذلك بين المكی والآفاقی(غنية الناسك، فصل فی كيفية ادا التمتع المسنون)

سوال: میرا "ابہاء" سے جدہ کا یہ روٹ پڑے گا جو درج ذیل نقشے میں ہے۔ اس میں بیچ میں کوئی میقات نہیں ہے، میقات کے لیے مجھے سیدھے یا الٹے ہاتھ پر اندر کی جانب جانا پڑے گا، ورنہ راستے میں کوئی میقات نہیں آئے گی۔ سوال یہ ہے کہ میں احرام کہاں سے باندھوں؟ گھر سے یا پہلے جدہ جا کر ایجنٹ سے مل کر میقات جاؤں اور وہاں سے احرام باندھوں؟

اگر میں اپنی جگہ سے مکے کے لیے جاؤں تو اس کے لیے روٹ دوسرے نقشے میں ہے۔ اگر میں سیدھے ہاتھ جاؤں تو مجھے میقات ملے گی اور اگر جدہ کے لیے جاؤں تو میقات چھوڑ کر سیدھا جا سکتا ہوں۔ سوال یہ ہے کہ میقات کا Radius (محاذات) چاروں طرف مجھے لنک کرے گا یا سیدھا نکل جانے کی صورت میں میقات کا کوئی مسئلہ نہیں ہوگا، رہنمائی فرمائیں۔

جواب: اگر حج یا عمرے کی نیت سے ابہا سے حرم کی طرف سفر ہے تو راستے میں اس جگہ سے پہلے احرام باندھنا ضروری ہے جو میقات (یلملم یا قرن المنازل) کے محاذی (برابر) ہو، کسی معین میقات پر پہنچ کر احرام باندھنا ضروری نہیں۔ اگر بغیر احرام میقات کی محاذات سے تجاوز کیا تو گناہ کا باعث ہوگا اور اس پر دم بھی واجب ہوگا، البتہ جدہ پہنچ کر احرام باندھنے سے وہ دم ساقط ہو جائے گا لیکن گناہ ذمہ میں رہے گا۔

وعن أبي يوسف رحمه الله تعالى: إن الذي يرجع إليه محاذياً لميقاته الذي جاوزه أو أبعد منه سقط الدم، وإلا فلا. فإن لم يعد ولا عذر له أثم أخرى لتركه العود الواجب. (غنية الناسك: باب مجاوزة الميقات)

(قَوْلُهُ وَحَرُمَ إلَخْ) فَعَلَيْهِ الْعَوْدُ إلَى مِيقَاتٍ مِنْهَا وَإِنْ لَمْ يَكُنْ مِيقَاتَهُ لِيُحْرِمَ مِنْهُ، وَإِلَّا فَعَلَيْهِ دَمٌ(رد المحتار: مطلب فی المواقيت)

سوال: اس مسئلے کے بارے میں رہنمائی فرمائیں کہ ایک صاحب کل مدینہ جا رہے ہیں جہاں وہ دو دن قیام کر کے مدینہ سے احرام باندھیں گے۔ وہ حج قران کرنا چاہ رہے ہیں۔ ان صاحب کو کسی نے یہ مسئلہ بتایا ہے کہ مدینہ سے حج قران کرنا درست ہے، اور اس کی نیت میقات سے پہلے پہلے کرنی ہوگی اور اگر خدانخواستہ اگر کوئی دم لازم ہوتا ہے تو وہاں دہرا دم لازم ہوگا۔ کیوں کہ یہاں حج و عمرے دونوں کا احرام ہوگا اور دم بھی دونوں کا لازم ہوگا۔ آپ سے تصدیق درکار ہے کہ کیا مسئلہ اسی طرح ہے؟

دوسرا سوال سعودیہ میں چکن کھانے کے حوالے سے معاملے پر ہے۔ آپ کی رہنمائی ہمارے لیے مفید ثابت ہوگی۔ جزاک اللہ خیراً

جواب: ۱۔ احرام خواہ افراد کا ہو یا قران کا میقات سے پہلے ہی اس کی نیت کرنا ضروری ہے، البتہ مدینہ حدود میقات سے باہر ہے لہٰذا اگر مدینہ سے قران کا احرام باندھے تو بھی جائز ہے، حج قران کی صورت میں اگر مُحرم کسی جنایت کا مرتکب ہو جائے تو اس پر دو ہرا دم لازم ہوتا ہے۔

۲۔ اگر سعودی عرب میں حلال طریقے سے ذبح شدہ مرغی دستیاب ہو تو اسے کھانے میں مضائقہ نہیں۔ البتہ اگر مشینی ذبیحے سے تیار شدہ گوشت دستیاب ہو تو اس کی حلت کے لیے ضروری ہے کہ متعلقہ مذبح خانے میں ان تمام شرائط کا لحاظ رکھا جائے جو علماء نے ذکر کی ہیں، اگر کسی مذبح خانے میں ان شرائط کا لحاظ نہ رکھا جائے تو اس کا ذبیحہ کھانا حلال نہیں۔ علاوہ ازیں کسی علاقے کے مذبح خانوں کے بارے میں تفصیلی معلومات کے لیے متعلقہ علاقے کے علماء کرام سے رجوع کیا جائے۔

(قوله وقد يجب بها دمان) كجناية القارن والمتمتع الذى ساق الهدى بعد أن تلبس بإحرام الحج (رد المحتار، كتاب الحج، باب الجنايات فى الحج)

سوال: ہم ابھی مکے میں ہیں اور اتوار کو منیٰ روانگی ہے۔ یہ مکے میں پانچ دن بن گئے ہیں۔ عرفات سے واپسی کے بعد ہم مکہ میں مزید پندرہ دن سے زیادہ قیام کریں گے۔ کیا ہمیں ابھی نمازِ قصر اور حج کے بعد مکمل نماز پڑھنی ہوگی؟

جواب: حج کے دوران آدمی مقیم اس وقت شمار ہوگا جب آٹھ ذی الحجہ سے پہلے تک پندرہ دن مکہ میں قیام کر چکا ہو۔ اگر آٹھ ذی الحجہ سے پہلے پندرہ روز قیام نہیں ہوا تو حج کے دوران منیٰ وعرفات وغیرہ میں قصر کیا جائے گا۔ لہٰذا آپ پر حج سے قبل نماز کو قصر کرنا لازمی ہے، اسی طرح منیٰ، عرفات اور مزدلفہ میں بھی نماز قصر ہی لازمی ہے، البتہ حج کے بعد چوں کہ مکہ مکرمہ میں پندرہ روز ٹھہرنے کی نیت ہے، لہٰذا اُس وقت مکمل نماز پڑھنا لازمی ہے۔

ولو نوى الإقامة خمسة عشر يوما فى موضعين فإن كان كل منهما أصلا بنفسه نحو مكة ومنى والكوفة والحيرة لا يصير مقيما وإن كان أحدهما تبعا للآخر حتى تجب الجمعة على سكانه يصير مقيما (الفتاوى الهندية، كتاب الصلاة، الباب الخامس عشر فى صلاة المسافر)

سوال: حضرت مجھے یہ پوچھنا ہے کہ میں حج پر ہوں اور کراچی میں قربانی بھی کر رہا ہوں۔ آپ سے پوچھنا ہے کہ کیا میں بھی منیٰ جانے سے قبل اپنے بالوں اور ناخنوں کی صفائی نہیں کر سکتا؟

جواب: حالت احرام میں تو بالوں اور ناخنوں کی صفائی کرنا جائز ہی نہیں، البتہ بغیر احرام بھی بہتر یہی ہے کہ قربانی کرنے سے پہلے اپنے بالوں اور ناخنوں کی صفائی نہ کریں۔

حدیث میں ہے: أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ وَأَرَادَ أَحَدُكُمْ أَنْ يُضَحِّيَ فَلَا يَمَسَّ مِنْ شَعَرِهِ وَلَا بَشَرِهِ شَيْئًا (سنن ابن ماجه، كتاب الاضاحى، باب من أراد أن يضحى، فلا يأخذ فى العشر، من شعره وأظفاره) ترجمہ: ’’رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جب ذی الحجہ کا عشرہ داخل ہو جائے اور تم میں سے کسی کا ارادہ ہو کہ وہ قربانی کرے تو وہ اپنے بالوں اور کھال کو نہ چھوئے‘‘۔

سوال: سوال یہ ہے کہ طواف زیارت میں رمل کیا جائے گا؟ نیز طواف کے کون سے چکروں میں یہ رمل کیا جاتا ہے؟

جواب: رمل صرف اس طواف میں کیا جائے گا، جس کے بعد سعی کا ارادہ ہو۔ لہٰذا صورت مسئولہ میں اگر طوافِ زیارت کے بعد سعی کا ارادہ ہے تو اس طوافِ زیارت میں رمل کیا جائے گا اور اگر حج سے پہلے سعی کر چکے ہیں تو پھر طوافِ زیارت میں رمل کی ضرورت نہیں۔ رمل صرف طواف کے پہلے تین چکروں میں کیا جائے گا اور رمل صرف مردوں کے لیے مشروع ہے عورتوں کے لیے نہیں۔

كل طواف بعده سعى فإنه يرمل فيه (الفتاوى الهندية، كتاب المناسك، الباب الخامس فى كيفية أداء الحج)

يرمل فى الثلاثة الأول فى كل شوط منها من الحجر الأسود إلى الحجر الأسود فالحاصل أن كل طواف بعده سعى فالرمل فى الثلاثة الأول منها سنة وكل طواف ليس بعده سعى فلا رمل فيه (المبسوط للسرخسى، الجزء الرابع، ص:١٧، الناشر: دار الفكر للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت، لبنان)

سوال: اگر کسی نے پچاس ماہ کی کمیٹی ڈالی ہوئی ہے اور اس کی تیسویں یا پینتیسویں کمیٹی نکلتی ہے، تو کیا اس رقم سے حج پر جایا جا سکتا ہے؟

جواب: کمیٹی باہمی تعاون کی ایک صورت ہے، جس شخص کو یہ رقم ملتی ہے، اس کو بہ طور قرض ملتی ہے، جس کی باری دیر سے آتی ہے، وہ اس تاخیر پر اپنی رضامندی ظاہر کر چکا ہے۔ اس لیے اس رقم سے حج کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔

(قوله وسعه أن يستقرض إلخ) أى جاز له ذلك ... وإن كان أكبر رأيه أنه لو استقرض لا يقدر على قضائه كان الأفضل له عدمه (رد المحتار، كتاب الحج)